عمرو اور ٹنڈ منڈ جنگل
TARIQ
ZAHOO

عیاروں کے عیار خواجہ عمرو عیار کی دلچسپ کہانی

عمرو اور ٹنڈ منڈ جنگل

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور

Mob: 0300-9401919

ناشران ------ یوسف قریشی
-------- اشرف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/5 روپے

عمروعیار گھوڑے پر سوار اسے آہستہ آہستہ چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا ۔ چونکہ کئی گھنٹوں سے گھوڑا دوڑتا چلا جا رہا تھا اس لئے اب وہ خاصا تھک چکا تھا عمروعیار بھی اس کی پشت پر بیٹھے بیٹھے خود بھی تھک گیا تھا اور ویسے بھی اب وہ شہر کچھ دور نہ رہ گیا تھا جس کی سرائے میں رات کو اس نے قیام کرنا تھا ۔

عمروعیار سردار امیر حمزہ کے بڑے بیٹے شہزادہ اسد کے حکم پر ایک ضروری کام کے لئے ہمسایہ ملک جا رہا تھا لیکن ابھی یہ ملک بہت دور تھا اور اسے معلوم تھا کہ وہاں تک پہنچتے پہنچتے اسے کئی روز لگ جائیں گے ۔

اس لئے اسے کوئی جلدی بھی نہ تھی ۔ وہ بس رات
پڑنے سے پہلے اس سرائے تک پہنچ جانا چاہتا تھا کہ
اچانک اسے دور سے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی ۔
عمروعیار یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا ۔ گھوڑے نے بھی
کان کھڑے کئے ۔ چیخنے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی
تو گھوڑا بے اختیار ہنہنانے لگا ۔ عمروعیار نے گھوڑے کا
رخ اس طرف موڑ دیا جدھر سے اسے چیخنے کی آواز
سنائی دے رہی تھی ۔ یہ آواز کسی عورت کی تھی ۔
چیخنے کی آواز ایک بار پھر سنائی دی تو عمرو نے گھوڑے
کو ایڑ لگائی اور گھوڑا دوڑنے لگا ۔ شاید گھوڑا خود بھی
اس مقام تک جانا چاہتا تھا جہاں سے چیخنے کی آوازیں
آ رہی تھیں ۔ جب عمرو وہاں پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا کہ وہاں بغیر پتوں کے درختوں کا ایک
بہت بڑا سا جنگل موجود تھا ۔ ان درختوں کے درمیان
پانی کی ایک بڑی سی جھیل بھی تھی جس کے کنارے
پر بڑے بڑے پتوں والی جھاڑیاں تھیں لیکن وہاں جتنے
بھی درخت تھے وہ سب بغیر پتوں کے تھے ۔ ٹنڈ منڈ
درخت ایسے ہی درختوں کو کہا جاتا ہے ۔ اسی لمحے ان

درختوں کے پیچھے جھاڑیوں سے ایک بار پھر اس عورت
کے چیخنے کی آواز سنائی دی اس کی آواز سے عمرو کو
یوں محسوس ہوا جیسے چیخنے والی لڑکی پانی کے اندر
موجود ہو اور آہستہ آہستہ ڈوب رہی ہو ۔ عمرو جلدی
سے گھوڑے سے اترا اور دوڑتا ہوا اس ٹنڈ منڈ جنگل
میں موجود جھیل میں داخل ہوگیا ۔ وہ جب پانی میں
داخل ہوا تو پانی اس کے گھٹنوں سے ذرا نیچے تھا ۔ وہ
تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے
گیا ہو گا کہ اسے اپنے پیچھے عورت کے چیخنے اور بیک
وقت ہنسنے کی آواز سنائی دی ۔ اسے یوں محسوس ہوا
جیسے عورت ایک ہی وقت میں رو بھی رہی ہو اور ہنس
بھی رہی ہو ۔ وہ تیزی سے پلٹا اور اس کے ساتھ ہی
جو کچھ اس نے دیکھا اس سے وہ حیرت سے بت بنا
کھڑا کا کھڑا رہ گیا ۔ اس نے ایک طرف سے دو عجب
وغریب جانوروں کو بطخوں کی طرح تیرتے ہوئے اپنی
طرف آتے ہوئے دیکھا ۔ وہ پانی پر بطخوں کی طرح تیر
رہے تھے اور آگے جو جانور تھا اس کے منہ سے رونے
کی اور اس کے پیچھے جو جانور تھا اس کے منہ سے ہنسنے

کی آوازیں آ رہی تھیں اور یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے کوئی عورت رو اور ہنس رہی ہو - ان دونوں جانوروں کی شکلیں انتہائی عجیب تھیں - ان کے سروں پر دو دو سینگ تھے - گردنیں زرافے کی طرح تھیں - منہ میں بڑے بڑے دانت تھے - آنکھیں انسانوں جیسی تھیں گردن پر رنگ برنگی پٹیاں سی بنی ہوئی تھیں - باقی جسم کسی بطخ کی طرح تھا - عمروعیار انہیں حیرت سے دیکھ رہا تھا کہ اچانک آگے والے جانور نے رونا بند کر دیا -

" بھاگ جاؤ آدم زاد - بھاگ جاؤ - ورنہ ابھی کالا جادوگر آ جائے گا اور وہ تمہیں مار ڈالے گا - بھاگ جاؤ" - اس جانور نے عورت کی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی پھر رونا شروع کر دیا -

" یہ اب کیسے بھاگ سکتا ہے - یہ تو اب ٹنڈ منڈ جنگل میں آگیا ہے" - دوسرے جانور نے ہنستے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا -

" تم کون ہو - عورتیں ہو - بطخیں ہو - کون سے جانور ہو" - عمروعیار نے حیران ہو کر پوچھا -

" ہم عورتیں ہیں لیکن کالے جادوگر نے ہمیں یہ روپ دے دیا ہے - وہ ابھی آنے والا ہے - جب وہ آ جائے گا تو پھر ہم اپنے اصل روپ میں آ جائیں گی لیکن جب وہ ٹنڈ منڈ جنگل سے باہر جاتا ہے تو ہم اس عجیب وغریب روپ میں آ جاتی ہیں" - اس رونے والی عورت نے کہا -

" لیکن کیوں - تم یہاں سے نکل کیوں نہیں جاتیں" - عمرو نے حیران ہو کر کہا -

" یہ ٹنڈ منڈ جنگل کالے جادوگر کا علاقہ ہے - یہاں اس کی مرضی کے بغیر کوئی داخل تو ہو سکتا ہے لیکن یہاں سے اس کی مرضی کے بغیر باہر نہیں جا سکتا جس طرح تم آ گئے ہو لیکن اب تم باہر نہیں جا سکو گے اور کالا جادوگر عورتوں کو تو زندہ رکھتا ہے لیکن مردوں کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے" - اس عورت نے کہا اور پھر اس کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ عمروعیار نے ایک سایہ سا اس ٹنڈ منڈ جنگل میں داخل ہوتے دیکھا یہ ایک لمبے قد کا آدمی تھا جو سر سے گنجا تھا - اس کی بڑی بڑی مونچھیں ٹھوڑی سے نیچے تک لٹک رہی تھیں

اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا - اس کا چہرہ بے حد بدصورت تھا - وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا وہ دونوں عجیب وغریب جانور اچانک خوبصورت عورتوں میں تبدیل ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمرو نے دیکھا کہ اس کے گھٹنے تک آنے والا پانی یکلخت غائب ہو گیا اور ٹنڈ منڈ جنگل کے بغیر پتوں والے درخت ایک دوسرے سے اس طرح مل گئے کہ چاروں طرف ایک سیاہ رنگ کی دیوار سی بن گئی تھی -

" اوہ - تم کون ہو اور یہاں کیسے آگئے" - اچانک اس کالے جادوگر نے سامنے موجود عمرو کو دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا -

" یہ پردیسی ہے کالے جادوگر - اسے مت مارنا - اسے واپس بھیج دو - ہم تمہاری منت کرتی ہیں" - دونوں عورتوں نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کالا جادوگر ان کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک ادھر ادھر سے دس بارہ اور عورتیں بھی آ گئیں اور وہ سب مل کر کالے جادوگر کی منت کرنے لگیں -

" نہیں - یہ میرا اصول ہے - یہاں سوائے میرے

اور کوئی مرد زندہ نہیں رہ سکتا" - کالے جادوگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنا ہاتھ لباس میں ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر تھا اس خنجر کو دیکھتے ہی سب عورتیں چیخیں مار کر پیچھے ہٹ گئیں - ان سب کے چہروں سے شدید خوف ظاہر ہو رہا تھا -

" رک جاؤ کالے جادوگر - میرا نام حکیم الحکما ہے - میں طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کا شاہی حکیم ہوں - میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ عورت کے چیخنے کی آواز سن کر ادھر آگیا - میں سمجھا تھا کہ شاید کوئی عورت بیمار ہے اور بیماری کی وجہ سے چیخ رہی ہے - میں اس کی مدد کرنے یہاں آیا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ یہ دنیا کے سب سے بڑے جادوگر کالے جادوگر کا علاقہ ہے تو میں تم سے ملنے کے لئے ٹھہر گیا تاکہ میں واپس جا کر طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب کو بتا سکوں کہ میں دنیا کے عظیم جادوگر کالے جادوگر سے مل کر آ رہا ہوں" - خواجہ عمرو نے

فوراً ہی اپنی عیاری کا جال پھانا شروع کر دیا تھا ۔

" تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہوگا ۔ لیکن میرا اصول ہے کہ یہاں سے کوئی زندہ باہر نہیں جا سکتا ۔ اس لئے تمہیں مرنا پڑے گا" ۔ کالے جادوگر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔ وہ عمرو کی خوشامد اور تعریف کرنے کی عیاری کے جال میں نہ پھنسا تھا ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم اپنے اصول پر ضرور عمل کرو ۔ میں تمہیں منع نہیں کرتا ۔ موت تو بہرحال ایک دن آنی ہی ہے اور وہ یہاں بھی آ سکتی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے تمہیں ایک تحفہ دے دوں" ۔ عمرو نے عیاری کا دوسرا جال پھینکتے ہوئے کہا ۔

" تحفہ ۔ کیسا تحفہ" ۔ کالے جادوگر نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" تمہیں دنیا کا سب سے خوبصورت نوجوان بنانے کا تحفہ" ۔ عمرو نے جواب دیا ۔

" خوبصورت نوجوان ۔ کیا مطلب" ۔ کالے جادوگر نے حیران ہو کر کہا ۔

" یہ عورتیں تمہیں دیکھ کر روتی ہیں اور کیوں روتی

ہیں اس لئے کہ تم خوبصورت اور نوجوان نہیں ہو ۔ اگر تم خوبصورت اور نوجوان ہوتے تو یہ عورتیں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتیں اور میں یہی چاہتا ہوں کہ تمہیں اس قدر خوبصورت بنا دوں کہ تم دنیا میں جہاں بھی جاؤ ساری دنیا کی عورتیں تمہیں پسند کریں اور دنیا کے مرد تمہارے ساتھ حسد کریں" ۔ عمرو نے کہا ۔

" اوہ ۔ پھر تو واقعی یہ اچھا تحفہ ہے ۔ کہاں ہے تحفہ ۔ جلدی دو ۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ میں اپنے اصول پر ضرور عمل کروں گا اور تمہیں ہلاک ضرور کروں گا" ۔ کالے جادوگر نے کہا تو عمرو بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ کالا جادوگر اس کی اس عیاری کے جال میں پھنس گیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ اب وہ اسے جی بھر کر بے وقوف بنا سکے گا ۔

" میرے پاس ایک شیشی ہے جس کے اندر روغن ہے جیسے ہی تم یہ روغن اپنے چہرے پر ملو گے تو تم دنیا کے سب سے خوبصورت انسان بن جاؤ گے ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ صرف وہ شخص اس روغن کو اپنے چہرے پر مل سکتا ہے جس کی جان اس کے اپنے اندر

ہو کیونکہ یہ روغن اس آدمی کے اندر موجود جان کو خوبصورت بنا دیتا ہے اس طرح وہ آدمی خود بخود خوبصورت بن جاتا ہے"۔ عمرو نے کہا ۔

" میری جان تو میرے اندر نہیں ہے ۔ میں تو جادوگر ہوں اور جادوگر اپنی جان اپنے اندر نہیں رکھتے"۔ کالے جادوگر نے جواب دیا ۔

" تو پھر مجبوری ہے ۔ تم خوبصورت نہیں ہو سکتے ٹھیک ہے ۔ تم مجھے مار ڈالو اور پھر باقی ساری عمر اسی طرح بدصورت کے بدصورت بنے رہ جاؤ سب عورتیں تمہیں پسند کرنے کی بجائے تمہیں دیکھ کر روتی رہیں گی"۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

" کیا واقعی تم مجھے دیکھ کر روتی ہو"۔ اچانک کالے جادوگر نے وہاں موجود عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہم تو اپنی قسمت پر روتی ہے کالے جادوگر"۔ ان عورتوں نے کہا ۔

" دیکھا تم نے ۔ اب تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ ان کی قسمت خراب ہے کہ تم جیسے بدصورت آدمی کے قبضے میں ہیں ۔ اگر یہ خوبصورت آدمی کے قبضے میں

ہوتیں تو اپنی قسمت پر خوش ہوتیں"۔ عمرو نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ اب مجھے تمہاری بات پر یقین آگیا ہے ۔ لیکن میں اپنی جان اپنے اندر لے تو آؤں مگر اس طرح میرا جادو انتہائی کمزور ہو جائے گا ۔ یہ ٹنڈ منڈ جنگل جو میرے جادو کا جنگل ہے جادو کے کمزور ہوتے ہی غائب ہو جائے گا اور یہ عورتیں بھاگ جانے میں کامیاب ہو جائیں گی ۔ پھر میں کیا کروں گا"۔ کالے جادوگر نے کہا ۔

" تو کیا ہوا ۔ جب تم خوبصورت ہو جاؤ گے تو پھر اپنی جان کسی اور چیز میں رکھ لینا ۔ ٹنڈ منڈ جنگل دوبارہ بن جائے گا اور ان جیسی ہزاروں عورتیں تمہاری خوبصورتی دیکھ کر خود بخود تمہارے پاس آ جائیں گی ۔ لیکن ایک بات تو بتاؤ ۔ مجھے اچانک اس بات کا خیال آیا ہے کہ تم امیر جادوگر ہو یا غریب جادوگر"۔ عمرو عیار نے کہا ۔ اسے دراصل اچانک خیال آگیا تھا کہ اس نے کالے جادوگر سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ اس کے پاس کوئی خزانہ بھی ہے یا نہیں ۔

" امیر جادوگر - غریب جادوگر - کیا مطلب - میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ کالے جادوگر نے حیران ہو کر کہا -

" اس لئے کہ اگر تم امیر جادوگر ہو اور تمہارے پاس یہاں خزانہ موجود ہے تو پھر تم بے حد خوبصورت بن جاؤ گے اور اگر تم غریب جادوگر ہو تو پھر تھوڑے سے خوبصورت"۔ عمرو نے کہا -

" میرے پاس خزانہ موجود ہے - دکھاؤں تمہیں"۔ کالے جادوگر نے کہا -

" بس بس - بعد میں دیکھ لوں گا - مجھے تمہاری بات پر یقین ہے"۔ عمرو نے کہا کیونکہ وہ ان جادوگروں کی فطرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اگر اس نے خزانہ دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا تو یہ فوراً مشکوک ہو جائے گا اور اگر اس نے انکار کیا تو پھر یہ زبردستی دکھائے گا اس لئے اس نے جان بوجھ کر انکار کر دیا تھا۔

" نہیں - میں ضرور دکھاؤں گا"۔ عمروعیار کی توقع کے عین مطابق کالے جادوگر نے کہا اور دوسرے لمحے

اس نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے تو عمرو کے سامنے دس صندوق نمودار ہو گئے جن کے ڈھکن اٹھے ہوئے تھے اور یہ سب ہیرے جواہرات سے بھرے ہوئے تھے - انہیں دیکھ کر عمرو خوشی سے اچھل پڑا -

" ٹھیک ہے - اب جلدی سے اپنی جان اپنے اندر ڈالو تاکہ میں تمہیں انتہائی خوبصورت بنا دوں"۔ عمروعیار نے بے چین سے لہجے میں کہا کیونکہ اب وہ چاہتا تھا کہ جلد از جلد کالے جادوگر کا خاتمہ کر کے اس خزانے پر قبضہ کر لے -

" میں ابھی لے آتا ہوں اپنی جان"۔ کالے جادوگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ فضا میں اٹھائے اور کوئی منتر پڑھا تو آسمان پر دھواں سا پھیلتا چلا گیا چند لمحوں تک یہ دھواں کالے جادوگر کے گرد پھیلا رہا پھر اس کے جسم کے اندر غائب ہو گیا -

" میری جان میرے اندر آ گئی ہے - جلدی سے وہ روغن دو"۔ کالے جادوگر نے کہا تو عمروعیار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور خنجر سلیمانی نکال کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے کالے

جادوگر کے سینے میں مار دیا ۔ خنجر لگتے ہی کالا جادوگر چیختا ہوا نیچے گرا اور چونکہ اس کی جان اس کے اندر تھی اس لئے چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اور اس کے مرتے ہی ہر طرف دھواں سا پھیل گیا اور کالے جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی"۔ میرا نام کالا جادوگر تھا ۔ میں ٹنڈ منڈ جنگل کا جادوگر تھا ۔ مجھے عمروعیار نے عیاری سے مار ڈالا"۔ اس کے ساتھ ہی دھواں غائب ہو گیا تو عمرو نے دیکھا کہ وہاں صرف خزانے کے صندوق پڑے ہوئے تھے ۔ نہ ٹنڈ منڈ جنگل تھا اور نہ وہ عورتیں ۔ وہ عورتیں یقیناً جادو ختم ہوتے ہی خودبخود اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئی ہوں گی عمرو نے جلدی سے صندوقوں میں موجود تمام جواہرات اپنی زنبیل میں ڈالے اور پھر خوشی سے اچھلتا ہوا اپنے گھوڑے کی تلاش میں چل پڑا ۔ وہ خوش تھا بے حد خوش کہ کالا جادوگر بھی مارا گیا تھا اور اس کے ہاتھ ایک بہت بڑا خزانہ بھی آگیا تھا ۔

ختم شد

یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز